از عدالتِ عظمیٰ[1]

برھم پور یونیورسٹی ودیگر

بنام

ڈاکٹر سیلا بالا پادھی

تاریخ فیصلہ: 21 اپریل، 1997

[کے راماسوامی اور ڈی پی وادھوا، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

یونیورسٹیز ایکٹ، 1989:

دفعہ 21-تقرری-پروفیسر کا عہدہ-امیدوار کا انٹرویو-سنڈیکیٹ کی ذیلی کمیٹی ان کی تعیناتی کی سفارش کر رہی ہے-عہدے کی دوبارہ تشہیر کے لیے رائے دینے والی ماہر کمیٹی-عدالتِ عالیہ کی امیدوار کی تعیناتی کی ہدایت-اپیل پر، قواعد کے مطابق دوبارہ تشہیر کے لیے چانسلر کی ہدایت-عدالتِ عالیہ نے امیدوار کی تعیناتی کی ہدایت دینے میں غلطی کی-ماہر تنظیم نے اس کا انتخاب نہ کرنے کی وجہ سے اس عہدے کے انتخاب تک اس کے جاری رہنے کے لیے کوئی مثبت سمت نہیں دی جاسکی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3146، سال 1997۔

او جے سی نمبر 8420، سال 1993 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے مورخہ 11.9.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پی این مشرا، ایس مشرا اور اے مہاپاترا۔

مدعاعلیہ کے لیے مس اندرا جے سنگھ، منوج مشرا، ایس داس اور بھارت سنگال۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل اڑیسہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 11 ستمبر 1996 کو او جے سی نمبر 8420، سال 1993 میں دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ حیثیت یہ ہے کہ مدعا علیہ نے پروفیسر، انوائرمنٹل سائنس کے عہدے پر انتخاب کے لیے درخواست دی تھی۔ 31 جنوری 1992 کو انتخابی کمیٹی نے 13 امیدواروں کا انٹرویو کیا اور پروفیسر، انوائرمنٹل سائنس کے عہدے پر تعیناتی کے لیے کسی کو اہل نہیں پایا۔ یہ معاملہ سنڈیکیٹ کی ذیلی کمیٹی کو بھیجا گیا جس نے 22 جون 1992 کی اپنی کارروائی کے ذریعے رائے دی کہ چونکہ مدعا علیہ نے 90 میں سے 44 نمبر حاصل کیے ہیں، اس لیے وہ تعیناتی کے اہل ہیں اور اسی کے مطابق یہ معاملہ اڑیسہ یونیورسٹیز ایکٹ 1989 کی دفعہ 21(2) (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی پہلی شق کے تحت چانسلر کے پاس بھیجا گیا تھا۔ چانسلر (اڑیسہ کے گورنر) نے 15 جنوری 1993 کی اپنی کارروائی کے ذریعے ماہر کمیٹی کی رائے کے مطابق دوبارہ تشہیر کی ہدایت کی۔ اس کے مطابق، انوائرمنٹل سائنس میں پروفیسر کے عہدے پر بھرتی کے لیے 16 اکتوبر 1993 کو ایک اور اشتہار جاری کیا گیا۔ مطلوبہ اہلیت بوٹنی یا زولوجی یا انوائرمنٹل بائیولوجی میں ماسٹر ڈگری تھی۔ مدعا علیہ نے زیر بحث پوسٹ کی دوبارہ تشہیر پر سوال اٹھایا۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے میں فیصلے کی تاریخ سے چار ہفتوں کے اندر مدعا علیہ کی تعیناتی کی ہدایت کی ہے۔ ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ کی طرف سے شروع کی گئی توہین عدالت کی کارروائی کے مطابق، مدعا علیہ کی تعیناتی کی گئی۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل مسٹر مشرا نے دعوی کیا ہے کہ ماہر ادارہ یہ رائے دینے کے لیے مجاز کمیٹی ہے کہ کون انوائرمنٹل سائنس میں پروفیسر کے طور پر منتخب ہونے کے لیے اہل اور موزوں ہے جس کے لیے ماحولیاتی حیاتیات کی ضرورت ہوتی ہے اور مدعا علیہ کے پاس ماحولیاتی حیاتیات میں ماسٹر کی ڈگری نہیں ہے۔ عدالت عالیہ متعلقہ مطلوبہ قابلیت کا جائزہ نہیں لے سکتی اور اپنے اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتی کہ تعیناتی کے لیے کون موزوں ہوگا۔ مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہونے والی فاضل سینئر وکیل مس اندرا جے سنگھ کا کہنا ہے کہ جو اشتہار دیا گیا ہے اس کا تعلق ماحولیاتی حیاتیات سے نہیں ہے۔ اس کے لیے صرف بوٹنی یا زولوجی یا ماحولیاتی حیاتیات میں ماسٹر ڈگری کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ مدعا علیہ کے پاس میدان میں مطلوبہ تجربے کے ساتھ بوٹنی میں ماسٹر ڈگری ہے، اس لیے وہ 90 میں سے 44 نمبر حاصل کر کے اس عہدے کے لیے غور کرنے کی حقدار ہے اور مجاز اتھارٹی کے پاس اس عہدے کی دوبارہ تشہیر کی ہدایت کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ مدعا علیہ کو ماحولیاتی حیاتیات میں پروفیسر کے طور پر مقرر کرنے کی ہدایت دینے میں درست تھی۔

متعلقہ تنازعات کو مد نظر رکھتے ہوئے جو سوال غور و فکر کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا عدالت عالیہ اس بات کا جائزہ لینے میں جائز ہے کہ آیا مدعا علیہ پروفیسر کے طور پر مقرر ہونے کا اہل ہے یا نہیں۔ دفعہ 21 درج ذیل ہے:

"افسران، اساتذہ اور یونیورسٹی کے دیگر ملازمین کی تعیناتی۔

(1) فنانس کے رجسٹرار اور کنٹرولر کے علاوہ یونیورسٹی کے تمام افسران کا تقرر متعلقہ وائس چانسلر کے ذریعے ایک انتخابی کمیٹی کی سفارش پر کیا جائے گا جس میں ڈائریکٹر، رجسٹرار، ایسی یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کے ذریعے اس کے بقیہ اراکین میں سے ایک رکن کا انتخاب کیا جائے گا اور اگر ضروری ہو تو مذکورہ وائس چانسلر کے ذریعے مقرر کردہ دو ماہرین شامل ہوں گے۔

(2) کسی یونیورسٹی کے اساتذہ کا تقرر اس یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کے ذریعے ایک انتخابی کمیٹی کی سفارش پر کیا جائے گا جس میں متعلقہ وائس چانسلر، ڈائریکٹر، پروفیسر کی تعیناتی کی صورت میں چانسلر کے ذریعے نامزد کردہ ماہر، اور مذکورہ وائس چانسلر کے ذریعے منتخب کردہ تین ماہرین شامل ہوں گے۔

(i) ایسی کسی جامعہ یا اس کے کسی جزوی یا ملحقہ کالج کا کوئی استاد؛ یا

(ii) کوئی بھی شخص جو پچھلے یا متعلقہ سال میں ایسی یونیورسٹی کا معائنہ کار رہا ہو۔

بشرطیکہ اگر کمیٹی کوئی مخصوص سفارش کرنے میں ناکام رہتی ہے یا جہاں سنڈیکیٹ کمیٹی کی طرف سے کی گئی سفارش سے مختلف ہے، تو معاملہ چانسلر کے پاس بھیجا جائے گا جس کا فیصلہ اس پر حتمی ہو گا۔

یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ امیدواروں کے انتخاب کے لیے ایک ماہر کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ ماہر تنظیم میں وائس چانسلر، برہم پور یونیورسٹی؛ ڈائریکٹر، ہائر ایجوکیشن، اڑیسہ؛ پروفیسر، انا یونیورسٹی، کنڈی، پروفیسر، اسکول آف انوائرمنٹل سائنس، کوچن یونیورسٹی؛ اور پروفیسر، انوائرمنٹل سائنس، آندھرا یونیورسٹی، وشاکھاپٹنم شامل ہیں۔ ان کی رائے درج ذیل ہے:

" 13 امیدواروں کو انٹرویو کے لیے بلایا گیا جس میں سے 10 امیدوار انتخابی کمیٹی کے سامنے پیش ہوئے اور ان کا انٹرویو لیا گیا۔ امیدواروں؛ کیریئر، تحقیقی اشاعتوں، تدریسی تجربے، خفیہ کردار فہرست اور زبانی امتحان میں کارکردگی کو مد نظر رکھتے ہوئے، انتخابی کمیٹی انوائرمنٹل سائنس کے پروفیسر کے لیے کسی کی سفارش نہیں کرتی ہے۔

وائس چانسلر نے ماہر انتخابی کمیٹی کی رائے پر غور کرنے کے بعد درج ذیل رائے دی ہے:

"(2) انوائرمنٹل سائنس کے پروفیسر کے عہدے کے لیے ڈاکٹر. (شریمتی) سیلابالا پادھی، جس نے انٹرویو میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے ہیں، کے پاس پی جی مرحلے یاڈاکٹریٹ کے مرحلے میں انوائرنمنٹل سائنس میں مہارت نہیں ہے۔ تاہم، اس نے ایلگولوجی میں مہارت کے ساتھ بوٹنی میں ایم ایس سی پاس کیا، پہلی کلاس حاصل کی اور پی ایچ ڈی کی۔ ایلگولوجی میں۔ آٹھویں پلان کے لیے یوجی سی کو پیش کی گئی تجویز کے مطابق، یہ اشارہ دیا گیا تھا کہ انوائرمنٹل سائنس میں خصوصی کورس(Ph.D/M. Phil) بوٹنی/زولوجی محکموں کے بین شعبہ جاتی کورس کے طور پر شروع کیا جائے گا، اور اس مقصد کے لیے پروفیسر اور ریڈر بوٹنی اور زولوجی کے شعبوں سے ہونے چاہئیں۔ اس لیے ذیلی کمیٹی نے مشورہ دیا کہ سنڈیکیٹ اڑیسہ یونیورسٹیز ایکٹ 1989 کی دفعہ 21(2) کی پہلی شق کے تحت فیصلے کے لیے ان کا مقدمہ چانسلر کے پاس بھیجنے پر غور کر سکتا ہے۔

انتخابی کمیٹی کی سفارشات اور اس پر سنڈیکیٹ ذیلی کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ ساتھ سنڈیکیٹ کے مذکورہ بالا مشاہدات کو غور/فیصلے کے لیے چانسلر کے پاس بھیجا جائے۔

سنڈیکیٹ نے اپنی قرارداد میں کہا:

" چانسلر نے مزید یہ حکم دیتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا ہے کہ برہم پور یونیورسٹی مطلوبہ شرائط کے مطابق درج ذیل آسامیوں کی دوبارہ تشہیر کرے۔ اہلیت، تجربہ اور تخصص وغیرہ۔

(i) XXX XXX XXX

(ii)انوائرمنٹل سائنس کے پروفیسر۔

XXXXXXXXX "

ان حقیقت پسندانہ اور قانونی صورتحال کی روشنی میں، جو سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا عدالت عالیہ مدعاعلیہ کی تعیناتی کی ہدایت دینے میں جائز ہوگی؟ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ مدعا علیہ کے پاس نباتیات میں ماسٹرز کی ڈگری تھی، جس میں تخصص 'علمِ کائیاں' کے مضمون میں حاصل کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ مختلف جرائد میں شائع ہونے والے ان کے مضامین میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ صرف دو مضامین انوائرمنٹل سائنس پر ہیں لیکن اس میں مذکور تجربہ دوسرے مضامین سے متعلق ہے۔ واضح طور پر، اس لیے ماہر تنظیم کو یہ فیصلہ کرتے ہوئے امیدواروں میں سے انوائرمنٹل سائنس میں پروفیسر کے لیے ایک امیدوار کا انتخاب کرنا تھا کہ آیا کوئی امیدوار پروفیسر کے طور پر

تعیناتی کے لیے موزوں ہے یا نہیں۔ یہ سچ ہے کہ سنڈیکیٹ نے سوچا کہ یہ جائز ہے کہ اگر مدعا علیہ کے پاس کسی ایک مضمون یعنی بوٹنی میں ماسٹر ڈگری ہونی چاہیے، تو اسے امیدوار کے طور پر ترجیح دی جائے گی کیونکہ انوائرمنٹل سائنس کو بوٹنی / زولوجی کے بین الضابطہ کورس کے طور پر شروع کیا جائے گا اور اس مقصد کے لیے پروفیسر / ریڈر بوٹنی اور زولوجی کے شعبوں سے ہونا چاہیے۔ دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (2) کی پہلی شق کے تحت چانسلر کا حکم حتمی ہو گا اور اس لیے سنڈیکیٹ کی ذیلی کمیٹی کی طرف سے ظاہر کردہ رائے اپنا تقدس کھو دیتی ہے۔ پروفیسر / ریڈر یا مخصوص قابلیت کے حامل کسی بھی دوسرے استاد کے انتخاب میں، یہ ماہر ادارے کا کام ہے کہ وہ مشتہر عہدوں پر انتخاب کے لیے امیدواروں کی اہلیت اور اہلیت کا جائزہ لے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اشتہار میں 'انوائرمنٹل سائنس' کا خاص طور پر ذکر نہیں کیا گیا تھا لیکن یہ تنازعہ نہیں ہے کہ بوٹنی اور زولوجی انوائرمنٹل سائنس کا لازمی حصہ ہونے کی وجہ سے، لازمی طور پر سنڈیکیٹ کو ان امیدواروں کا انتخاب کرنے کا حکم سنایا گیا ہے جو بوٹنی، زولوجی یا انوائرمنٹل سائنس میں ماسٹر ڈگری کے ساتھ انوائرمنٹل سائنس میں پروفیسر کے عہدے کے لیے مطلوبہ اہلیت اور تجربہ رکھتے ہوں۔ اس طرح، یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ اتھارٹی امیدواروں کی قابلیت کا جائزہ لینے کے قابل تھی اور ماہر ادارہ اپنے اس نتیجے پر پہنچا کہ 90 میں سے 44 نمبر حاصل کرنے والے امیدوار کو اس عہدے پر تعیناتی کے لیے پاس کیا جانا چاہیے۔ چانسلر کو ماہرانہ کمیٹی کی رپورٹ کا فائدہ ہونے کی وجہ سے، ظاہر ہے کہ وہ مدعا علیہ کو پروفیسر مقرر کرنے کے لیے سنڈیکیٹ کی ذیلی کمیٹی سے متفق نہیں تھا اور اسی کے مطابق، اس نے انوائرمنٹل سائنس میں پروفیسر کے عہدے کی دوبارہ تشہیر کے لیے قواعد کے مطابق ہدایت دی ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کی تعیناتی کی ہدایت دینے میں واضح طور پر غلطی کی تھی۔ دوبارہ اشتہار اسی کے مطابق قواعد کے مطابق ہے۔ مس اندراج سنگھ نے دعا کی ہے کہ چونکہ مدعا علیہ مقرر کیا گیا ہے، اس لیے انہیں پروفیسر، انوائرمنٹل سائنس کے عہدے پر برقرار رہنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ یہ نوٹ کرنے کے بعد کہ ماہر تنظیم نے اس کا انتخاب نہیں کیا ہے، ہم انوائرمنٹل سائنس میں پروفیسر کے عہدے کے لیے انتخاب ہونے تک اس کے جاری رہنے کے لیے کوئی مثبت سمت نہیں دے سکتے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔